# ما شاء الله لا قوة الا بالله

بتوفیق خدای لایزال رسالہ مشتمل بر مسائل ضروریہ روزہ و تراویح وغیرہ بعبارت انفع و بیان مفید

# الدر الفرید فی مسائل الصیام والقیام والعید

از تصنیف شریف فقیہ نبیل مولانا مفتی محمد عنایت احمد صاحب مدظلہ الجلیل باہتمام محمد عبد الرحمن

در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی فرض علینا الصیام وحبب الینا القیام والصلوۃ والسلام علی من بین لنا احکام العید وعلی آلہ واصحابہ الذین دمروا آل الشیطان تدمیرا ۔ آن دنون خیر خواہی برادران مومنین مقتضی اس بات کو ہوئی کہ ایک رسالہ متعلق بصیام رمضان وتراویح زبان اردو مین لکہا جاوے اور احکام عید کے بہی اوس مین درج کیے جاوین لہذا یہ رسالہ لکہا گیا مشتمل چار فصل اور خاتمہ پر **فصل اول** بیان فضائل روزہ رمضان مین **فصل دوم** مذمت ترک روزہ رمضان مین اور بیان محافظت روزہ مین غیبت وغیرہ سے **فصل سوم** مسائل ضروری روزہ کے بیان مین **فصل چہارم** تراویح اور اعتکاف کے بیان مین **خاتمہ** مسائل عید کے بیان مین اور بابت حسب کہ یہ رسالہ سنہ ۱۲۷۲ ہجری مین تالیف ہوا اور مسائل روزہ اور تراویح اور عید پر مشتمل ہی نام اس رسالہ کا **الدر الفرید فی مسائل الصیام والقیام والعید** کہا گیا

## فصل اول بیان فضائل روزہ رمضان مین ÷

فرمایا اللہ تعالی نے شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ہدی للناس وبینات من الہدی والفرقان فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ ترجمہ مہینا رمضان کا جس مین نازل ہوا قرآن ہدایت واسطے آدمیون کے اور کہلی نشانیان راہ حق کی اور فیصلہ حق و باطل مین سو جو کوئی پاوے تم مین سے اس مہینے کو او

روزے رکہنے یعنی رمضان شریف کا مہینا بہت مبارک ہی اور قرآن مجید کہ باعث جملہ برکات کا ہی اور
سبب فلاح دنیا و آخرت کا اوسی مین نازل ہوا ہی اوسی مین روزہ رکہنا چاہیے ف بیت العزت کہ
ایک مکان ہی سبسے پہلے آسمان پر وہان قرآن مجید لوح محفوظ سے رمضان شریف کے مہینے
مین شب قدر مین نازل ہوا اوسی کا اس آیت مین بیان ہی بعد اوسکے تہوڑا تہوڑا بقدر مناسب حاجت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اوترتا رہا کہ ۲۳ برس مین نزول اوسکا ختم ہوا صحیحین مین ہی کہ فرمایا
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی روزہ رکہے رمضان کے ایمان سے ثواب سمجہ کر
بخشے جاوینگے اوسکے سب گناہ جو اس سے پہلے اوسنے کیئے ہین اور بہی صحیحین مین ہی کہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت کے آٹہہ دروازہ ہین اون مین سے ایک دروازہ کا
نام ریان ہی اوس مین نہ داخل ہونگے مگر روزہ دار اور بہی صحیحین مین ہی کہ آپ نے فرمایا کہ سب
عمل نیک آدمی کے اونکا ثواب اس طرح ہوتا ہی کہ دس گونہ سے سات سو گونہ تک خدا تعالی نے فرمایا
ہی مگر روزہ کہ وہ واسطے میرے ہی اور مین اوسکا بدلہ دونگا کہ روزہ دار اپنی خواہش اور کہانے کو
میرے لیے چہوڑ دیتا ہی اور روزہ دار کے لیے دو خوشی ہین ایک خوشی بوقت افطار کے اور دوسری
خوشی جب خدا تعالی کے پاس حاضر ہوگا ف اس حدیث سے بڑی فضیلت روزہ کی پائی جاتی ہی
کہ اور نیکیون کا تو ثواب حساب سے ہی دس گونہ سے سات سو گونہ تک اور روزہ کا ثواب بیحساب ہی
خدا تعالی نے فرمایا ہی کہ مین آپ اوسکی جزا دونگا جب خدا تعالی قادر کریم غفور رحیم روزہ کی جزا
بیحساب دینے کا متکفل ہوا تو خیال کرنا چاہیے کہ کیا کیا بڑی نعمتین روزہ دار کو ملینگی اور بہی صحیحین مین
ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینا آتا ہی دروازے بہشت کے کہول
دیتے جاتے ہین اور دوزخ کے دروازے بند کر دیتے جاتے ہین اور شیاطین مقید کیے جاتے ہین
اور بیہقی نے روایت کی ہی کہ آپ نے فرمایا کہ جنت کی طیاری ہوتی ہی رمضان کے لیے شروع
سال سے سال آیندہ تک جب پہلا دن رمضان کا ہوتا ہی ایک ہوا چلتی ہی عرش کے تلے بہشت کے
پتون سے حورون پر جو خوب گوری ہین بڑی بڑی آنکہون والیان سو وہ کہتی ہین کہ الہی اپنے بندون مین سے ہمارے
شوہر کر کہ اونسے ہماری آنکہین ٹہنڈی ہون اور اونکی ہمسے آنکہین ٹہنڈی ہون یعنی روزہ داران
رمضان کے ملاقات کی حورون کو تمنا ہوتی ہی خدا تعالی اونکی تمنا [illegible]

## فصل دوم مذمت ترک روزہ رمضان مین اور بیان محافظت روزہ مین غیبت وغیرہ سے

فرمایا اللہ تعالی نے یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ اَیَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ اے ایمان والو فرض کیا گیا ہے تم پر روزہ جیسے فرض کیا گیا تھا اون لوگون پر جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم پرہیزگاری حاصل کرو دن گنتی کے اس آیت سے روزہ نہ رکھنے والے کی چار طرح برائی ثابت ہوتی ہے ایک یہ کہ خدا تعالی نے روزہ کو فرض کیا ہے سو جو روزہ نہ رکھے وہ تارک فرض ہوتا ہے اور ترک فرض کا بہت بڑا گناہ ہے دوسری یہ کہ روزہ طریقہ ہے انبیاے ماقبل کا حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب پیغمبر اور اونکی امتین روزہ رکھتے رہے سو جو شخص روزہ نہ رکھے وہ جملہ انبیاے کرام کے طریقے سے منحرف ہے تیسری یہ کہ روزہ سبب ہے حصول تقوی کا اور تقوی جڑ ہے سب نیکیون کی سو جو شخص روزہ نہ رکھے طریقہ تقوی سے محروم ہے چوتھی یہ کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ گنتی کے دن روزہ رکھنا ہم نے فرض کیا ہے ساری عمر کا نہین برس چھ مہینے کا نہین پس کمال بے حمیتی اور نامردی کی بات ہے کہ اپنے مالک منعم رحیم قدیر کے حکم کے موافق آدمی تھوڑے دنون کی محنت کو گوارا نکرے ف روزہ رمضان کا برملا نرکھنا ایسا بڑا گناہ ہے کہ در مختار وغیرہ کتب معتبرہ مین لکھا ہے کہ جو شخص رمضان مین دن کو بے عذر برملا کھاوے پیے اوسکا قتل کرنا واجب ہے تنبیہ روزہ دار کو چاہیے کہ جھوٹ سے اور غیبت سے اور سب برے کامون سے محترز رہے صحیح بخاری مین ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو آدمی جھوٹ بولنا اور عمل موافق جھوٹ کے کرنا نچھوڑے تو خدا کو کچھ حاجت نہین ہے اس بات کی کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑے اور صحیحین مین ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب تم مین سے کسیکا روزہ ہو تو گالی نہ بکے شور نکرے اور جو کوئی اوس سے گالی گلوج کرے یا لڑے تو کہدے کہ مین روزہ دار ہون ف غیبت سے روزہ مین بہت احتراز چاہیے غیبت کی مثال قرآن مجید مین یہ لکھی ہے کہ غیبت کرنے والا گویا اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھاتا ہے اسی سبب سے بعضے احادیث مین یہ بات وارد ہے کہ غیبت کرنے والے کو آپ نے حکم اس بات کا دیا کہ روزہ پھر رکھے اور بعضے مجتہدین اس بات کے قائل ہین کہ غیبت کرنے سے روزہ بالکل فاسد ہوجاتا ہے اور سب علما کا اس بات پر اتفاق ہے کہ بسبب غیبت کے روزہ مین اشد کراہت

آجاتی ہی اور عجیب بات یہ ہی کہ غیبت بہت کثرت سے شایع ہی اور بہیترے آدمی حقیقت غیبت کی
نہین سمجھتے اس لیے ہم یہان تعریف غیبت کی لکھے دیتے ہین غیبت اسکا نام ہی کہ آدمی مسلمان کے
پیچھے اوسکے ایسا ذکر کرے کہ جو روبرو اوسکے کہے تو برا مانے اگرچہ وہ بات سچی ہو مثلا
ایک شخص حقیقت مین کالا ہو اور کوٹہے کے مشابہ ہو اگر اوسکے پیچھے کوئی یہ بات کہے کہ فلانا کالا
کوٹہے کی صورت اور اگر اوسکے سامنے یہ بات کہے تو وہ برا مانے پس یہ غیبت ہو جاے گی
پس روزہ دار کو چاہیے کہ زبان کو اپنی خوب سنبہالے رہے اور خوب دہیان کرے کہ غیبت سے
بچا رہے بڑے تاسف کی بات ہی کہ بہوک پیاس گرمی کی آدمی تکلیف اوٹہاوے اور ایک عبادت عظیم
جسکے ثواب بیحساب دینے کا خدا تعالی نے خود وعدہ کیا ہی ایک بات کہنے سے ضایع کر دے
اور صحیح ترمذی مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ جہوٹ بولتا ہی
اوسکے منہہ سے ایسی بدبو نکلتی ہی کہ فرشتہ اوس سے کوس بہر دور ہو جاتا ہی پس روزہ دار کو چاہیے
کہ اپنے روزہ کی ستہرائی اور پاکیزگی کو ایسی بدبو سے خراب نکرے اور صحیح حدیث مین آیا ہی کہ
روزہ دار کے منہ کی بو خدا تعالی کو مشک کی بو سے زیادہ تر پسند ہی سو بہت بری بات ہی کہ ایسی خوشبو کی جگہہ بدبو کا لے

## فصل تیسری مسائل ضروریہ روزہ کے بیان مین

حقیقت روزہ کی یہ ہی کہ طلوع صبح صادق سے غروب آفتاب تک بقصد عبادت الہی کے آدمی
کہانے اور پینے اور جماع سے محترز رہے پس رکن روزہ کے دو ہین نیت اور مفطرات ثلثہ سے
بچنا متعلق ہر ایک کے مسائل بیان کیے جاتے ہین مسئلہ روزہ رمضان کی نیت رات سے
چاہیے یعنی دل مین ارادہ کرے کہ مین کل روزہ رکہون گا اور دن مین بہی دوپہر سے پہلے
صحیح ہی اور اسی طرح روزہ نفل کی نیت بہی دن مین دوپہر سے پہلے جائز ہی مسئلہ زبان سے
نیت کرنا کچھ ضرور نہین اگر چاہے رات مین کہہ لے کہ مین نے کل کے روزہ کی نیت کی اور
جو رات مین نیت نکی ہو تو دن مین دوپہر سے پہلے کہلے کہ مین نے آج کے روزہ کی نیت کی
مسئلہ روزہ قضا اور کفارہ کے لیے نیت رات سے ضرور ہی مسئلہ روزہ رمضان
مین قصدا کوئی دوا یا غذا کہالے پاپے قضا لازم آتی ہی اور کفارہ بہی اور اسی طرح وطی کرے

مُحِلّ یا دُبر مین تو قضا لازم آتی ہی اور کفارہ بھی فاعل اور مفعول دونو پر اور کفارہ یہ ہی کہ ایک غلام
آزاد کرے اگر نپاوے تو ساٹھ روزے رکھے بھی در بپی اور اگر نہو سکے تو ساٹھ مسکینون کو کھانا
کھلاوے دونو وقت پیٹ بھر کے یا بقدر صدقۂ فطر کے دے دے مسئلہ اگر ایسی چیز کھاوے
جو دوا یا غذا نہو جیسے کاغذ یا کنکری تو قضا روزے کی واجب ہوتی ہی کفارہ لازم نہین آتا
مسئلہ اگر بھول کر روزہ مین کچھ کھاوے یا پانی لے یا وطی کرے تو روزہ نہین ٹوٹتا مسئلہ
اگر مکھی یا دھوان یا غبار بے اختیار حلق مین چلا جاوے روزہ نہین ٹوٹتا مسئلہ اگر بالقصد
دھوئین کو حلق مین پہنچا دے جیسے حقہ پے روزہ ٹوٹ جاتا ہی در مختار مسئلہ اگر کلی
کرنے مین بے اختیار پانی حلق مین اتر جاوے روزہ ٹوٹ جاتا ہی قضا لازم آتی ہی کفارہ
نہین اور اسی طرح اگر بگمان غروب آفتاب کے افطار کیا بعد اوسکے دن نکل آیا یا بگمان ہونے
رات کے سحری کھائی پھر معلوم ہوا کہ صبح ہوگئی تھی تو بھی قضا لازم آتی ہی نہ کفارہ مسئلہ
اگر کان مین پانی ڈالے تو روزہ نہین ٹوٹتا اور تیل ڈالے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہی مسئلہ ناس
لینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہی اور حقنے سے بھی مسئلہ اگر مرد اپنے پیشاب کی جگہ کے اندر پانی
یا تیل پہنچاوے یا مثلاً سوزاک کے سبب سے پچکاری لیوے روزہ نہین ٹوٹتا اور اگر عورت
اپنی قبل مین تیل یا پانی پہنچا دے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہی اور جو انگلی داخل کرے کہ پانی یا تیل سے
تر نہو روزہ نہین ٹوٹتا مسئلہ سرمہ لگانے سے روزہ نہین ٹوٹتا اگرچہ سرمہ حلق مین اوتر
آوے اور کھنکار مین رنگ اوسکا نظر پڑے مسئلہ تیل لگانے اور نہانے اور خوشبو سونگھنے
سے روزہ نہین ٹوٹتا مسئلہ اگر پانی مین آدمی غوطہ مارے اور منہ اور ناک کی راہ سے پانی
داخل نہو روزہ نہین ٹوٹتا مسئلہ اگر ایک سوتی عورت سے وطی کرے تو روزہ اوسکا جاتا رہے گا
اور کفارہ لازم نہین آوے گا اور مرد پر کفارہ بھی لازم آوے گا اور اسی طرح اگر زبردستی کسی عورت
سے وطی کرے عورت پر قضا ہی کفارہ نہین اور مرد پر کفارہ اور قضا دونو ہین مسئلہ اگر عورت کا
بوسہ لے یا مساس کرے اور منزل ہوجاوے روزہ ٹوٹ جاتا ہی قضا لازم آتی ہی نہ کفارہ مسئلہ
اگر بے اختیار قی آجاوے اگرچہ کثیر ہو روزہ نہین ٹوٹتا اور جو قصداً قی کرے منہ بھر کے روزہ
ٹوٹ جاتا ہی بالاجماع اور جو قصداً قی کرے اور تھوڑی قی ہو روزہ نہین ٹوٹتا امام ابو یوسف کے

سے نزدیک اور امام محمد رح کے نزدیک ٹوٹ جاتا ہی اور ہدایہ اور کافی سے ترجیح اسی قول کی معلوم
ہوتی ہی اگر قی کو حلق مین پہیر لیجاوے روزہ ٹوٹ جاتا ہی کثیر ہو یا قلیل اور اگر خود بخود پہیر جاوے روزہ
نہین ٹوٹتا یہ مذہب امام محمد رح کا ہی اور ترجیح اسکی ہدایہ سے معلوم ہوتی ہی مسئلہ نزلے کے سبب بعضے
آدمی ناک مین تری رکہا کرتے ہین اس سے روزہ مین کچہ خلل نہین آتا ہان اگر تری مین کوئی دوا لگا کے
دماغ کو پہنچاوے یا تیل یا پانی تری کے سبب سے دماغ کو پہنچے البتہ روزہ ٹوٹ جاے گا مسئلہ بوسہ لینا اگر
خوف صحبت کا ہو کہ بیتاب ہو کے وطی کر بیٹہے گا مکروہ ہی اور جو اس بات کا خوف نہو تو مکروہ نہین مسئلہ
مسواک کرنا روزہ مین مکروہ نہین نہ قبل زوال نہ بعد زوال مسئلہ چکہنا کسی کہانے کی چیز کا کہ منہ مین ذرا سی
لے کے نمک یا مزہ دریافت کرے اور حلق سے نہ اترنے دے بے ضرورت مکروہ ہی مسئلہ عینی شرح
کنز مین لکہا ہی کہ جس عورت کا شوہر بد مزاج ہو اور وہ کہانا پکاتے وقت نمک چکہ لے تو مکروہ نہین اور اسیطرح
لڑکے کے لیے جو کہانا پکتا ہو اوسکا چکہنا مکروہ نہین مسئلہ اگر رات کو غسل کی حاجت ہو اور حالت جنابت
مین صبح ہو جاوے کچہ کراہیت روزہ مین نہین آتی مسئلہ جو آدمی بیمار ہو اور روزہ کے سبب سے بیماری کے
زیادہ ہو جانے کا ڈر ہو اوسکو جائز ہی کہ روزہ رمضان کا نرکہے جب اچہا ہو جاوے جتنے روزے نرکہے
ہون قضا کرے اور جو ایسی بیماری ہو جسمین روزہ رکہنا مضر نہو تو روزہ نرکہنا جائز نہین مسئلہ مسافر یعنی
جو قصد سفر تین دن یا زیادہ کا کرے ایسی منزلون سے جنمین بعد صبح کے چلے اور عادت کے موافق اوٹہتے
بیٹہتے راہ قطع کرے اور منزل پر بہت چہوٹے دنون مین قبل زوال تک پہنچ جاوے اوسکو جائز ہی
کہ روزہ رمضان کے نرکہے مگر رکہنا روزہ کا افضل ہی اور جتنے دن نرکہے بعد اقامت کے قضا کرے
مسئلہ حاملہ عورت یا دودہ پلانے والی کو اگر روزہ رکہنے کے سبب سے خوف ہو اپنی جان کا یا بچہ کا
تو جائز ہی کہ روزہ نرکہے پہر قضا کرے مسئلہ حیض نفاس والی عورت روزے رمضان کے نرکہے
جب پاک ہو جاوے جتنے روزے گئے ہون اونکی قضا کرے مسئلہ شیخ فانی یعنی ایسا بڑہا آدمی جسکو
طاقت روزہ رکہنے کی نہو اور آیندہ کو بہی توقع اس بات کی نہو کہ اسکو طاقت آجاے گی روزہ نرکہے
اور ہر روزہ کی عوض ایک مسکین کو دو نو وقت پیٹ بہر کے کہانا کہلاوے یا نصف صاع گیہون ایک
مسکین کو دے مسئلہ اگر شیخ فانی کو طاقت آجاوے جتنے روزون کا فدیہ دیا ہی اونکی قضا لازم
آوے گی ف نصف صاع کا وزن ایک سو چونتیس تولہ ہی ہر آدمی اپنے شہر کے سیر کا تولون سے

ب کرے اور اگرے مسئلہ ایک دن مین ایک مسکین کو ایک دن سے زیادہ کا فدیہ دینا جائز نہین ہی اور
دن مین کئی مسکینون کو ایک ایک دن کا دینا البتہ جائز ہی اور اگر ایک مسکین کو تیس دن تک ہر روز ایکدن کا
دے دیا کرے تو یہ بھی جائز ہی مسئلہ فدیہ ایک دن کا مثلاً نصف صاع گیہون کئی
ن پر بانٹنا جائز نہین اور صدقہ فطر مین یہ بات جائز ہی کہ ایک آدمی کا فطرہ کئی مسکینون کو دیدے
مسئلہ تعجیل افطار کی بہت تاکید ہی بعد اسکے کہ غروب آفتاب کا یقین ہو جاوے پھر
ین تاخیر کرنا بہت برا ہی صحیحین اور ابو داؤد اور ابن ماجہ کی احادیث سے یہ بات ثابت ہوتی
تاخیر کرنا افطار مین سبب ہوتا ہی دین کی خرابی کا اور اہل اسلام کے مغلوب ہو جانے کا
مسئلہ چھوہارے سے افطار کرنا مسنون ہی اور چھوہارا نہو تو پانی سے مسئلہ سحری کہانا
ی صحیحین مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کہایا کرو سحری مین برکت ہی
ر سحور کی مستحب ہی صبح صادق سے تہوڑی دیر پہلے کہا لے یہ نہین کہ آدہی رات سے کہاوے

## فصل چوتھی تراویح اور اعتکاف کے بیان مین

تراویح صحیحین مین ہی کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قیام رمضان
یمان سے ثواب سمجہ کے اوسکے سب گناہ بخشے جائینگے جو پہلے اس سے اوس سے
ون مراد قیام رمضان سے تراویح ہی جیسا کہ ہدایہ سے ثابت ہوتا ہی پس نماز تراویح کا
ثواب ہی کہ بسبب اوسکے سب گناہ پچہلے بخشے جاتے ہین مسئلہ بیس رکعتین تراویح کی
ہنا اسطرح پر کہ ہر چہار رکعت کے بعد راحت کے لیے کچھ توقف کرے سنت موکدہ ہی مرد اور
رت سب کے لیے مسئلہ جماعت تراویح کی سنت علی الکفایہ ہی اگر محلہ کی مسجد مین جماعت نہو
کے ذمہ پر ترک سنت کی برائی رہے گی در مختار وعینی مسئلہ سارے رمضان شریف مین ایکبار
اللہ کا ختم کرنا تراویح مین سنت موکدہ ہی بسبب کاہلی لوگون کے ترک نکرے اور دو بار فضیلت
ور تین بار افضل ہی مسئلہ تراویح مین جلدی جلدی قرآن مجید کا پڑہنا کہ مقتدیون کی سمجھ
آوے یا ایسی لمبی لمبی رکعتین کرنی کہ مقتدیون کو تکلیف ہو نہایت مکروہ ہی مسئلہ بعد نماز
کے تراویح قبل وتر کے بہی جائز ہی اور بعد وتر کے بہی مسئلہ دو دو رکعت کی نیت تراویح مین

مستحب ہی اور چار چار رکعت کے بعد تھوڑی دیر آرام لینا چاہیے اور اگر اتنی دیر آرام ہو جتنی دیر
چار رکعتون مین لگی ہو تو مستحب ہی ف اکثر آدمی بعد سلام پھیرنے امام کے اتنا بیٹھے رہتے ہین
کہ جب امام قریب رکوع کے ہوتا ہی تب شریک ہو جاتے ہین سو یہ بات بہت بری ہی اور ختم کلام اللہ کا
ثواب اونکو مطلق نہین ہوتا یہ طریقہ منافقین کا ہی اور موافق اس آیت کے وَاِذَا قَامُوْا اِلَی الصَّلٰوۃِ
قَامُوْا کُسَالٰی یعنی جب اوٹھتے ہین نماز کے لیے اوٹھتے ہین کاہلی سے **مسئلہ** جس
آدمی کو نماز فرض جماعت سے نملی ہو جائز ہی کہ تراویح جماعت سے پڑھے **مسئلہ** رمضان شریف مین
وتر بھی جماعت سے پڑھے اور خارج رمضان وتر کی جماعت نہین **مسئلہ** بعد ختم ہو جانے کلام اللہ کے
صحیح یہ ہی کہ باقی رمضان مین تراویح ساقط نہین ہوتی فتاوی عالمگیری **مسئلہ** مستحب ہی کہ ختم کلام اللہ
ستائیسوین رات کو کرے کہ اوس رات مین احتمال قوی ہی شب قدر کا اور شب قدر کی عبادت کا بہت
بڑا ثواب ہی اور قرآن مجید مین آیا ہی کہ شب قدر ہزار مہینون سے افضل ہی اور حدیث صحیح مین آیا ہی
کہ جو شخص شب بیداری کرے شب قدر کو اوسکے پچھلے گناہ سب بخشے جاوین گے اور حدیث مین
یہ بھی آیا ہی کہ شب قدر مین دعا قبول ہوتی ہی **بیان اعتکاف** اخیر عشرۂ رمضان مبارک مین اعتکاف
سنت موکدہ ہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ عشرۂ اخیرہ کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے پس سنت
یہ ہی کہ بیسوین رمضان کو قبل غروب آفتاب کے کہ بعد اوسکے اکیسوین شب شروع ہوگی آدمی بقصد
اعتکاف مسجد مین داخل ہو اور دن رات تا نمود ہونے چاند شوال کے وہین رہے حقیقت اعتکاف
کی یہ ہی کہ غلام باظہار کمال عاجزی اپنے آقا کے گھر آپڑا اسی سبب سے یہ ٹھہرنا ہی عبادت ہی
مگر چاہیے کہ ایسا ماہ مبارک اور مقام متبرک مسجد کے ایسے وقت مین زیادہ کوشش عبادت مین کرے
اور تلاوت قرآن مجید اور درود اور ذکر الہی اور نوافل مین مشغول رہے بالکل چپ رہنا اعتکاف مین مکروہ ہی
مگر بیہودہ باتون سے بالخصوص کذب و غیبت سے بہت محترز رہے اب چند مسائل اعتکاف کے لکھے جاتے
ہین **مسئلہ** اعتکاف سنت علی الکفایہ ہی اگر کوئی بھی اعتکاف نکرے گا سب کے ذمہ پر ترک سنت کی برائی
رہے گی **مسئلہ** اعتکاف سوا اوس مسجد کے جس مین نماز پنجگانہ جماعت سے ہوتی ہو جائز نہین **مسئلہ**
اعتکاف مین سوا حاجت ضرور و پیشاب کے یا نہانے کے اگر احتلام ہو جاوے مسجد سے باہر جانا
جائز نہین اگر ذرا سی دیر کو بھی باہر جاوے گا اعتکاف ٹوٹ جاوے گا **مسئلہ** معتکف کو جمعہ کی نماز

سکے لیے مسجد جامع مین جانا جائز ہی مگر سنتین پڑہنے سے زیادہ نہ ٹھہرے اگر زیادہ مسجد جامع
مین ٹھہرے گا اعتکاف ٹوٹے گا نہین اسلیے کہ وہ بہی مسجد ہی مگر بہتر نہین مسئلہ اگر حاجت جا ضرور پیشاب
کے لیے مسجد سے نکلے اور بعد فراغت کے ذرا دیر ٹھہر جاوے اعتکاف ٹوٹ جاوے اسی طرح
جامع مسجد کی راہ مین اگر ذرا دیر ٹھہر جاوے اعتکاف ٹوٹ جاوے مسئلہ اعتکاف مین وطی اور
بوسہ اور مساس سب ناجائز ہین اور وطی سے مطلقا اعتکاف باطل ہوجاتا ہی اور بوسہ اور مساس
سے بہی اگر منزل ہو مسئلہ عورت کو مسجد مین اعتکاف ہرگز درست نہین اپنے گہر مین جو مکان
واسطے نماز کے بطور تہجد کے الگ مقرر کر لیا ہو اوس مین اعتکاف کرے مسئلہ اعتکاف نفل ذرا
ہی دیر کا بہی ہو سکتا ہی موافق قول امام محمد رہ کے اور ظاہر روایت کے امام صاحب سے ہم اور اسی پر فتوی ہی مختار ہین جب
آدمی نماز کیلیے مسجد مین جاوے نیت اعتکاف کی کر لیا کرے جتنی دیر ٹھہرے گا ثواب اعتکاف کا بہی ملیگا

خاتمہ عید کے بیان مین نماز عید کی واجب ہی دو رکعتین بے اذان اور بے تکبیر کے بعد تکبیر تحریمہ
کے سبحان پڑہ کے تین تکبیرین کہے اور ہر تکبیر مین ہاتہہ کانون تک اوٹہاوے جیسے بوقت تکبیر
تحریمہ کے اوٹہاتا ہی اور درمیان دو تکبیرون کے ہاتہہ نہ باندہے اور تیسری تکبیر کے بعد ہاتہہ باندہ کے
اعوذ بسم اللہ پڑہ کے الحمد اور سورت پڑہے اور دوسری رکعت مین جب قرات سے فارغ ہو تین
تکبیرین کہے اور ہاتہہ کانون تک اوٹہاوے اور درمیان دونو تکبیرون کے ہاتہہ نہ باندہے اور
تیسری تکبیر کے بعد اللہ اکبر کہہ کر رکوع مین جاوے اور دونو رکعتون کے تمام کرنیکے بعد خطبہ پڑہے
مثل خطبہ جمعہ کے لیکن جمعہ مین خطبہ پڑہنا فرض ہی اور عیدین مین سنت ہی اور درمیان
دو تکبیرون کے بقدر تین بار سبحان اللہ کہنے کے ٹھہرنا چاہیے مسئلہ نماز عید کی اوسی پر واجب ہی
جسپر جمعہ فرض ہی مسافر اور غلام اور مریض اور عورت پر واجب نہین اندہے اور لنگڑے پر واجب
نہین اور اوسکی ادا کے لیے جماعت اور شہر شرط ہی اور سلطان بہی شرط ہی لیکن مراد سلطان سے
یہ ہی کہ باعث انتظام ہو اجتماع مین بسبب اوسکے انتظام کے دنگہ فساد نہو ولہذا جامع الرموز
مین لکہا ہی کہ اگرچہ سلطان کافر ہو اقامت جمعہ چاہیے اور فتاوی عالمگیری مین بہی لکہا ہی
کہ جن بلاد کے حاکم کفار ہون وہان کے مسلمان نماز جمعہ کی پڑہین مسئلہ عید کے دن مستحب ہی
کہ آدمی غسل کرے اور مسواک کرے اور خوشبو لگاوے اور اچہے اچہے کپڑے پہنے اور عیدگاہ جانے سے

پہلے صدقہ فطر ادا کرے اور وہ نصف صاع گیہوں ہیں یا ایک صاع جو اور ایک صاع کے دو سو ستر تولے
ہوتے ہین اور نصف صاع کے ایک سو پینتیس تولہ اپنے شہر کے سیر کا اسی کے موافق حساب کرکے
ادا کرے اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے اور لونڈی غلام کی طرف سے بشرطیکہ
مقدور رکھتا ہو ساڑھے باون تولے چاندی یا ساڑھے سات تولے سونے کی مالیت کا زائد حوائج اصلی
سے اور اس قدر یا اس سے زیادہ کا قرضدار نہو حوائج اصلی سے مراد رہنے کا مکان اور پہننے کے
ضروری کپڑے اور خانہ داری کا ضروری اسباب ہی **مسئلہ** زکوٰۃ مین شرط ہی کہ بغیر برس گذرے زکوٰۃ
لازم نہین آتی اور سونے اور چاندی کے سوا مواشی مین جنگل کا چگنا شرط ہی اور اور مال مین نیت
تجارت کی سو صدقہ فطر مین یہ تینو باتین شرط نہین ہین صبح عید کو جو شخص کہ مالک قدر نصاب کا ہو اگرچہ
اوسکے مال پر برس دن نگذرا ہو یا مواشی ہون کہ جنگل مین نہ چگتے ہون یا اور مال اور نیت تجارت
کی نہو صدقہ فطر لازم آوے گا **مسئلہ** عید الفطر مین مستحب ہی کہ عیدگاہ جانے سے پہلے کچھ کھالے
اور عید اضحی مین نماز عید سے پہلے نہ کھانا مستحب ہی **مسئلہ** عید الفطر مین راہ مین عیدگاہ جاتے ہوئے
چپکے چپکے تکبیر کہے اور عید اضحی مین چلاکے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک راہ سے
تشریف لیجاتے اور دوسری راہ سے معاودت فرماتے پس ایسا کرنا مستحب ہی **مسئلہ** وقت نماز عید کا
اوسوقت سے ہی جب آفتاب ایک نیزہ بلند ہوجاوے دوپہر تک **مسئلہ** جو شخص نماز عید مین پہلی رکعت
مین ملے بعد اسکے کہ امام تکبیرین عید کی کہہ چکا ہو اوسکو چاہیے کہ بعد تکبیر تحریمہ کے تینو تکبیرین
آہستہ کہہ لے اور ہاتھ بہی اوٹھاوے **مسئلہ** جو شخص نماز عید مین امام کو پہلی رکعت کے رکوع مین
پاوے اگر وہ جانے کہ جب تک مین تینو تکبیرین کہون گا تب تک امام رکوع سے سر اوٹھاوے گا
تو بعد تحریمہ کے تینو تکبیرین ہاتھ اوٹھا کے کہکے رکوع مین شامل ہوجاوے اور جو سمجھے کہ جب تک
مین تکبیرین کہون گا امام رکوع سے سر اوٹھالے گا تو اوسکو چاہیے کہ رکوع مین شامل ہوجاوے
اور وہین تینو تکبیرین بے ہاتھ اوٹھانے کے کہلے اور اگر کوئی تکبیر باقی رہ گئی تھی کہ امام نے رکوع سے
سر اوٹھالیا تو یہ تکبیرین اس سے ساقط ہوگئین یہ بہی امام کے ساتھ سر اوٹھاوے **مسئلہ** جو شخص امام کو
عید مین بعد رکوع رکعت اولی کے قومہ مین یا بعد اوسکے پاوے وہ تکبیرین نکہے بلکہ جبکہ بعد سلام امام کے
اپنی رکعت باقی قضا کرے اوسمین تینو تکبیرین کہے اور در مختار مین لکھا ہی کہ یہ شخص بعد قرات کے

یہ تکبیرین سکے قبل قرات کے ف نماز عید فطر کی دوگانہ شکرانہ ہی اس نعمت کا کہ خدا تعالی کے
فضل سے روزہ رمضان کے کہ ایک فرض مہم ہے ادا ہوئے اور نماز عید اضحی دوگانہ شکرانہ ادا
ہو جانے فریضۂ حج کا مسلمانون سے ہی اور سب بنی آدم کی عادت مین یہ بات داخل ہی کہ میلہ
کیطرف طبیعت راغب ہوتی ہی اور ہر قوم مین ایک اجتماع بطور میلہ کے ہوا کرتا ہی سو خوبی ملت اسلام کی
یہ ہی کہ اس مین عیدین کے دو میلہ مقرر ہوئے اونمین بہی عبادت الٰہی ہوتی ہی اور صفائی اور پاکیزگی
اور خوشبو لگانے کا حکم ہی اور فسق وفجور کی باتون کی ممانعت ہی بخلاف اور مذاہب کے کہ اونکے میلہ
شرک اور کفر اور فسق وفجور سے خالی نہین ہوتے جب یہ بات ٹھہری کہ عید کے دن خوشی شکرگذاری
انعام الٰہی کی ہی تو بہت بری بات ہی یہ کہ مسلمان آدمی عید کے دن ناچ کراوے اور رنڈیون کا مجرا سنے
اور راگ مزامیر سے سنے اور فسق وفجور کی باتین کرے سب عاقل جانتے ہین کہ اگر ایک بادشاہ کسی پر
احسان کرے اور کچھ انعام دے اور وہ شخص بمقابلۂ انعام کے اوسی وقت نافرمانی برملا بادشاہ کی
کرے کتنی بڑی برائی کی بات ہی خدا تعالی سب مسلمان بہائیون کو توفیق دے کہ ایسے معاصی سے
محفوظ رہین اور عید کے دن اہتمام اس بات کا چاہیے کہ بسبب رمضان شریف کے گناہون سے
طہارت حاصل ہوئی ہی آیندہ کو اس طہارت کو گناہون کی نجاست سے آلودہ نکرے
اور تقوی اور پرہیزگاری اور طہارت اور نظافت کی باقی رکھنے کا دہیان رکھے
الحمد للہ کہ یہ رسالہ تمام ہوا خدا تعالی قبول فرماوے اور مسلمان بہائیون کو اس سے نفع پہنچاوے
مطالعہ فرمانے والون سے توقع ہی کہ مؤلف کے حق مین دعای حصول نعمای باطنی وظاہری
اور بکمال محبت جناب محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرماوین وآنا المؤلف المعتصم بذیل سید الانبیاء
محمد عنایت احمد غفر لہ الصمد وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی حبیبہ سید الرسل وآلہ
واصحابہ اجمعین

# تمت

**وجہ مہر کی خاتمے پر**

واسطے سند اس بات کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی کی ہی دستخط اور مہر مہتمم کی کی گئی

العبد